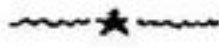


آپ سے کسی خیر خواہی کی توقع کا سوال خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اگر آپ نے ان افواہی باتوں کی فوری تردید نہ کی تو یاد رکھیں کہ پاکستان کے غیر مسلمان آپ کو اپنے سمیوں پر مونگ دینے کا مزید موقع نہیں دیں گے۔



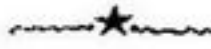
چین کو بالآخر فتح ہوئی اور امریکہ کو شکست ماننی پڑی۔ یہ ایشیائی اقوام کی جیت ہے۔ چین یہاں کے مظلوم اور ستم رسیدہ اقوام کا سہارا ہے۔ مگر ہمیں ڈر ہے کہ مغربی سامراج کا یہ حریف حلیف بن جانے کے بعد اپنے مثالی کردار کو چھوڑ نہ بیٹھے کہ انگریز ملتہ واحدہ کی بنا پر رشتہ دوستی پہلے سے موجود ہے۔ لوگ امریکہ اور چین کے قرب و تعلق پر خوش ہو رہے ہیں، لیکن ہم چین کو نہایت مضبوط مگر مغربی سازشیوں سے بہت دور دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان سے عداوت ہی میں چین کی بھلائی ہے۔ اور ایشیائی اقوام کی بھی ہماری دعا ہے کہ چین اس امریکی دام زرین کی فریب کاریوں میں نہ آئے جس سے سمندر کی ٹھیلیاں اور فضاؤں کے پرندے بھی الامان والحفیظ کہہ کر پناہ مانگتے ہیں۔



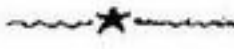
ایران نے دنیا کے پچاس نکالگت سمیت ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کا جشن منایا اور بقول ایرانی وزیر دربار اسد اللہ عالم کے صرف ایران میں اس جشن پر ایک کروڑ ۶۶ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے۔ تخت عرشید میں دو چار روز کی رہائش کے لئے سنہری خمیوں کے گاؤں پر ۶۳ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے۔ یہ کروڑا کروڑ کے مصارف اور یہ شہنشاہی طور طریقے اس مسلمان قوم کے ہیں جو ہزار ہا ہزار مسائل اور الجھنوں میں الجھڑی ہوئی ہے۔ جس کا بیت المقدس یہود نے چھینا ہے۔ جس کی صحرائے سینا پر دشمن قابض ہے جس کے خون سے قبرص اور فلپائن میں ہولی کھلی جا رہی ہے جس کا کشمیر منڈوؤں نے غصب کیا ہے جس کی سرحدت پر غیر قومیں مستعد اور چاک و چوبند کھڑی ہیں۔ اور خرچ بھی ان عجمی شہنشاہوں کی یاد پر پنہوں نے اپنے دور میں اسلام اور داعی اسلام کے راہ میں روڑے اٹکانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس ملک میں منایا گیا جو شیخان حسین کہلا کر حضرت حسینؑ کے نام پر اس لئے فدا ہوتا ہے کہ بزعم ان کے انہوں نے ملکیت کے خلاف آواز اٹھائی اور جن کے ہاں حضرت معاویہؓ نعوذ باللہ اس لئے گردن زدنی ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے کے حق میں بیعت لی۔ مگر جو شہنشاہت کا بانی کہلائے اس کی قبر کا طواف کرتا ہے۔ اور شہنشاہت کو ایسی بے مثال خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اور ستم ظریفیاں دیکھتی ہوں تو اپنے ہاں کی جماعت اسلامی کو دیکھتے جو حضرت معاویہؓ کو اسی جرم میں ملکیت کا بانی اور قابل ملامت سمجھ کر خلافت و ملکیت

کا بلوٹان اٹھاتی ہے۔ مگر اس عظیم جشن پر ان کا پورا پرہیز خاموش ہے۔ مصر کے صدر ناصر کو ایک نعرہ فرعونیت کے اہرام پر جو تہمتی طلب تھا، اب تک معاف نہیں کر سکتی مگر دارا اور خسرو پر ویز کے اس زبردست خراج تحسین میں اسے نہ صرف سانسپ سونگہ گیا، بلکہ ڈاہور سے ان کے ایک نیم سرکاری ہفت روزہ نے ذوالقرنین کے پردے میں پردہ داری کی سعی بھی کی جو پچھلے ایک شمارہ میں جمہوریت کو اسلام پر واضح الفاظ میں برزخی کا اعلان بھی کر چکا تھا۔ اور ذرا اپنے ان مساوات اور سوشلزم کے دعویداروں کے قول و عمل کا بھی موازنہ کیجئے۔ جن کا پورا پرہیز شہنشاہیت کی یاد دہانی میں برابر کا شریک تھا اور جن کے مساوات، اراکیتہ ۱۹۷۱ء میں ڈکٹیٹر شپ، شہنشاہیت کے ساتھ ملائیت کو عالم اسلام کے زوال کا سبب قرار دیا گیا تھا مگر اوپر کے سارے حاشیہ جشن کی رنگ رلیوں سے بھرپور تصاویر سے مزین تھے اور جن کے تائیدین نے جشن کی ہر شب کو شب قدر جان کر دل کے ارمان نکالے۔

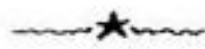
تضاد قول و عمل کے کیسے کیسے بھیانک نمونے اس واقعہ میں موجود ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار



مصر کے بعد یسایا کی آئین سازی کے بارہ میں بھی خوش آئندہ خبر آئی۔ اعلیٰ انقلابی کونسل نے ملکی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھانسنے کے اہم اقدامات کئے ہیں۔ جس کے لئے وہ پورے عالم اسلام سے تحسین کی مستحق ہے۔ حق تعالیٰ حکومت یسایا کی صحیح رہنمائی فرماوے۔ پاکستان میں پھر آئین سازی کا مرحلہ درپیش ہے اور یہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے پوری دنیا میں اسلامی تقریب گاہ اور عمل کی حیثیت سے اولین مقام حاصل تھا۔ مگر اب شاید اسے تیسرے درجہ میں بھی جگہ مل جائے تو زہے نصیب۔ کاش! ہمارے ابابہ عمل و عقداں اسلامی ممالک سے نصیحت لیں جو سوشلزم اور قومیت کی ہلاکت خیز رویوں سے گذر کر اسلام کے حاصل سلامت ہی میں نجات پا رہے ہیں۔



عسریں بعد ارض اسپین کی ٹیم کی فتح پر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ قابل فخر کھلاڑی سر بسجود ہوئے، بھارت کے بعد اسپین کی شکست، کاش! کفر کی دوہری شکست کے لئے فال نیک بن سکے اور کبھی اندلس کی وادیاں فاتحین اسلام کے ان نعروں سے گونج اٹھیں جن کے لئے قرطبہ، غرناطہ اور اشبیلیہ کے کھنڈرات گوش برآواز ہیں۔



پچھلے ماہ سابق ریاست سوات کے بانی میاں گل عبدالودود مرحوم انتقال کر گئے۔ قیام مملکت و نظم و نسق میں کئی مراحل سے گذرے۔ تاریخ ساز شخصیت تھے ریاست کو بننے اور پھر بگڑتے دیکھا۔ علم دوست رہے۔ اور اواخر عمر میں تو علمی مذاکرات مطالعہ اور ذکر و فکر ہی سے سروکار رہا حق تعالیٰ ان حسنات کو کفارہ سیات بناوے ادارہ پوری ریاست اور خاندان سے اس غم میں شریک ہے۔ آمین۔